سوال

(70) مسجد ضرار

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشاد باری تعالیٰ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ

کیا معنی ہیں اور عمارت سے کیا مقصود ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس مسجد ضرار کا ذدر کیا ہےجسے منافقوں نے مسجد قبا کے قریب تعمیر کیا تھا اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے :

وَالَّذينَ اتَّخَذوا مَسجِدًا ضِرارًا وَكُفرًا وَتَفريقًا بَينَ المُؤمِنينَ وَإِرصادًا لِمَن حارَبَ اللَّهَ وَرَسولَهُ مِن قَبلُ ۚ وَلَيَحلِفُنَّ إِن أَرَدنا إِلَّا الحُسنىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشهَدُ إِنَّهُم لَكٰذِبونَ ١٠٧ ... سورة التوبة

''اور بعض ایسے ہیں جنھوں نے ان اغراض کےلیے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے سے اللہ اور رسول کا مخالف ہے، اور قسمیں کھا جائیں گے کہ بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نےاپنے نبی ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا :

لا تَقُم فيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقوىٰ مِن أَوَّلِ يَومٍ أَحَقُّ أَن تَقومَ فيهِ ۚ فيهِ رِجالٌ يُحِبّونَ أَن يَتَطَهَّروا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ المُطَّهِّرينَ ١٠٨ أَفَمَن أَسَّسَ بُنيٰنَهُ عَلىٰ تَقوىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضوٰنٍ خَيرٌ أَم مَن أَسَّسَ بُنيٰنَهُ عَلىٰ شَفا جُرُفٍ هارٍ فَانهارَ بِهِ فى نارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لا يَهدِى القَومَ الظّٰلِمينَ ١٠٩ لا يَزالُ بُنيٰنُهُمُ الَّذى بَنَوا رِيبَةً فى قُلوبِهِم إِلّا أَن تَقَطَّعَ قُلوبُهُم ۗ وَاللَّهُ عَليمٌ حَكيمٌ ١١٠ ... سورة التوبة

''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو، یا وہ شخص، کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر جو کہ گرنے ہی کو ہو، رکھی ہو، پھر وہ اس کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے، اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی

نہیں دیتا-ان کی یہ عمارت جوانہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی، ہاں مگران کے دل ہی اگر پاش پاش ہوجائیں توخیر، اوراللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۔''

توعمارت سے مراد یہ مسجد ہےجسے ان منافقوں نے ااپنی ان اغراض کےلیے بنایا تھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے 'یعنی نقصان پہنچانے کےلئے کفر کااظہار کرنے کےلیے مومنوں میں تفرقہ پیداکرنے کےلیے اوراللہ اوراس کے رسول سے جنگ کرنے والوں کےلیے ایک گھات مہیا کرنے کےلئے!اورارشاد باری تعالیٰ :

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ... ١١٠ ... سورة التوبة

''ان کی یہ عمارت جوانہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی، ہاں مگران کے دل ہی اگر پاش پاش ہوجائیں توخیر۔''

کے معنی یہ ہیں کہ یہ لوگ ہمیشہ شک اور قلق واضطراب میں رہیں گے کیونکہ یہ عمارت ایسی عمارت تھی جسے معصیت کےلیے تعمیر کیا گیا تھا 'جس کی وجہ سے ان لوگوں اس تاثیر برقرار رہے گی۔ ان کے دل ہمیشہ قلق واضطراب ریب وحزن اور غم وفکر میں بتلا رہیں گے الایہ کہ ان کے دل پاش پاش ہوجائیں۔ یعنی ان کا یہ قلق واضطراب اورحزن وملال موت سے پہلے ختم نہیں ہوگا اور موت سے یہ اگر یہ قلق واضطراب اور غم وفکر دور ہوجائے گا تواس کے بعد عذاب شدید سے انہیں دوچار ہونا پڑے گا' والعیاذ باللہ!اوراس آیت کریمہ کے آخر میں فرمایا کہ (واللہ علیم حکیم) یعنی اللہ اس علم وحکمت کے ساتھ موصوف ہے جس کو یہ مبارک نام متضمن ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات پر دلالت کو متضمن ہیں نیز یہاسماء ان صفات کو بھی شامل ہیں جو مطابقت (قیاس) یا تضمنی اورالتزامی دلالت کے ذریعے سے حاصل ہوں۔ پس علیم وہ ذات ہے جس سے زمین وآسمان کی کوئی چیز بھی مخفی نہیں جواپنے سابق ولاحق اورازلی وابدی کے ساتھ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے کہ نہ اسے جہالت سے سابقہ پڑتا ہے اور نہ اسے نسیان ہی لاحق ہوتا ہے۔ اور حکیم وہ ہے کہ حکمت بالغہ کے ساتھ اس نے یہ کارخانہ قدرت ترتیب دیا ہے۔ حکمت کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ تمام امور کوان کی اپنی جگہ پر رکھا جائے۔ حکیم کا لفظ حکم سے مشتق ہوسکتا ہے تو اس صورت میں حکیم کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ ذات گرامی جس کا دنیا وآخرت میں حکم چلتا ہے۔ اور حکم سے حکم کونی وشرعی دونوں مراد ہیں اوراس کے یہ دونوں حکم ہی ہر حال میں حکمت پر مبنی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص71

محدث فتویٰ